سوال

(13) جادواوراس کا علاج

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

موجودہ دور میں جادو کا استعمال اور جادوگروں کے پاس آنا جانا کثرت سے ہو رہا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ اور سحر زدہ شخص کے علاج کا جائز طریقہ کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جادو، ہلاک کردینے والے کبیرہ گناہوں میں سے ہے، بلکہ یہ نواقض اسلام میں سے ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب میں ارشاد فرماتا ہے :

وَاتَّبَعوا ما تَتلُوا الشَّيـٰطينُ عَلىٰ مُلكِ سُلَيمـٰنَ وَما كَفَرَ سُلَيمـٰنُ وَلـٰكِنَّ الشَّيـٰطينَ كَفَروا يُعَلِّمونَ النّاسَ السِّحرَ وَما أُنزِلَ عَلَى المَلَكَينِ بِبابِلَ هـٰروتَ وَمـٰروتَ وَما يُعَلِّمانِ مِن أَحَدٍ حَتّىٰ يَقولا إِنَّما نَحنُ فِتنَةٌ فَلا تَكفُر فَيَتَعَلَّمونَ مِنهُما ما يُفَرِّقونَ بِهِ بَينَ المَرءِ وَزَوجِهِ وَما هُم بِضارّينَ بِهِ مِن أَحَدٍ إِلّا بِإِذنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمونَ ما يَضُرُّهُم وَلا يَنفَعُهُم وَلَقَد عَلِموا لَمَنِ اشتَرىٰهُ ما لَهُ فِى الءاخِرَةِ مِن خَلـٰقٍ وَلَبِئسَ ما شَرَوا بِهِ أَنفُسَهُم لَو كانوا يَعلَمونَ ١٠٢ ... سورة البقرة

’’اور اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین (حضرت) سلیمان کی حکومت میں پڑھتے تھے۔ سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا، بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا، وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے، اور بابل میں ہاروت ماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا، وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر، پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے، یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے، اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں، کاش کہ یہ جانتے ہوتے۔‘‘

مذکورہ بالا دونوں آیتوں میں اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ شیطان لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے، اور لوگ اسے سیکھ کر کافر ہو جاتے تھے، اور یہ بتایا ہے کہ دونوں فرشتے (ہاروت وماروت) جسے بھی جادو سکھلاتے تھے اسے پہلے یہ بتلا دیتے تھے کہ ہم آزمائش ہیں، اور ہم جو سکھلاتے ہیں وہ کفر ہے۔

اور اللہ نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ جادو سیکھنے والے ایسی چیز سیکھتے ہیں جن میں ان کا فائدہ نہیں، نقصان ہی نقصان ہے، اور ان کے لیے اللہ کے یہاں آخرت میں خیر کا کوئی حصہ نہیں۔

اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ جادو گر اپنے جادو سے میاں اور بیوی کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں اور وہ اللہ کے ''اذن'' کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

یہاں "اذن" سے مراد اذن شرعی نہیں بلکہ اذن کونی وقدری ہے، کیونکہ کائنات میں جتنی چیزیں واقع ہوتی ہیں وہ سب اللہ کے قدری اذن سے ہوتی ہے، اور اس کی بادشاہت میں کوئی ایسی چیز ہرگز واقع نہیں ہوسکتی جسے وہ کون وقدر کے لحاظ سے نہ چاہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جادو ایمان اور تقویٰ کی ضد ہے۔

مذکورہ بیان سے معلوم ہوا کہ جادو کفر اور ضلالت ہے، اور جادو کرنے والا اگر اسلام کا مدعی ہے تو وہ اسلام سے خارج ہے، چنانچہ صحیحین میں ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سات مہلک گناہوں سے بچو، لوگوں نے کہا وہ کیا ہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک، جادو، اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کا ناحق قتل، سودخوری، یتیم کا مال کھانا، لشکرکشی کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنا، اور پاکدامن، بھولی بھالی مومن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔''

اس صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ شرک اور جادو سات مہلک گناہوں میں سے ہیں، اور شرک ان میں بڑا ہے، کیونکہ یہ تمام گناہوں میں سب سے بڑا ہے، اور جادو بھی انہی میں سے ہے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شرک کے ساتھ ذکر کیا ہے، کیونکہ جادوگروں کی جادو تک جو رسائی ہوتی ہے وہ شیطانوں کی عبادت، نیز دعا، ذبح، نذر اور استعانت وغیرہ جیسی عبادتوں کے ذریعہ ان کا تقرب حاصل کرنے سے ہی ہوتی ہے، چنانچہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے کوئی گرہ لگائی پھر اس میں پھونکا اس نے جادو کیا، اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا، اور جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اسی کے حوالے کردیا گیا۔''

یہ حدیث سورہ فلق میں اللہ کے قول "وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ" کی تفسیر ہے، مفسرین کا کہنا ہے کہ نَفَّاثَات سے مراد وہ جادوگرنیاں ہیں جو لوگوں کو اپنے ظلم واذیت کا نشانہ بنانے کی غرض سے شیطانوں کا تقرب حاصل کرنے کے لیے گرہیں لگاتی اور ان میں شرکیہ کلمات پڑھ کر پھونکتی ہیں۔

جادوگر کے حکم کے بارے میں اہل علم کا یہ اختلاف ہے کہ اس سے توبہ کرواکے اس کی توبہ قبول کرلی جائے گی، یا جب اس کے سلسلہ میں جادو کا ثبوت مل جائے تو بغیر توبہ کروائے ہر حال میں اسے قتل کردیا جائے گا؟ اور یہی دوسرا قول ہی درست ہے، کیونکہ جادوگر کا وجود اسلامی معاشرہ کے لیے ضرررساں ہے جبکہ وہ عموماً سچی توبہ نہیں کرتے، نیز اس کے باقی رہنے میں مسلمانون کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے۔

یہ قول اختیار کرنے والوں کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو خلفائے راشدین رضوان اللہ عنھم اجمعین میں دوسرے خلیفہ ہیں، جن کی سنت کی اتباع کرنے کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے انہوں نے بغیر توبہ کروائے جادوگروں کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔

نیز وہ روایت بھی ہے جسے امام ترمذی نے جندب بن عبداللہ البجلی یا جندب الخیر ازدی سے مرفوعاً اور موقوفاً روایت کیا ہے:

''جادوگر کی سزا تلوار سے اس کی گردن ماردینا ہے۔''

مگر محدثین کے نزدیک صحیح بات یہی ہے کہ یہ جندب پر موقوف ہے۔

ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں ثابت ہے کہ انہوں نے اپنی ایک لونڈی کو قتل کرنے کا حکم دے دیا جس نے ان پر جادو کردیا تھا۔ چنانچہ توبہ کروائے بغیر ہی وہ قتل کردی گئی۔

امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ توبہ کروائے بغیر جادو گر کو قتل کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین یعنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،اورحفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ثابت ہے۔

مذکورہ بیان سے یہ معلوم ہواکہ جادو گر کے پاس جانا،ان سے کوئی چیز پوچھنا اوران کی بتائی ہوئی بات کی تصدیق کرنا جائز نہیں ،جس طرح کاہنوں اور نجومیوں کے پاس جانا جائز نہیں ،نیزجب کسی کے بارے میں جادو کا استعمال اس کے اقرار سے یا شرعی دلائل سے ثابت ہوجائے تو توبہ کروائے بغیر اس کا قتل کردینا واجب ہے۔

رہاجادو کا علاج، تو یہ مشروع طورپر،جھاڑ پھونک اور جائز ونفع بخش دواؤں سے کیا جائے گا،اوراس کا ایک بہترین علاج یہ ہے کہ سحر زدہ شخص پر سورۃ فاتحہ،آیت الکرسی،سورہ اعراف،یونس اورطہٰ وغیرہ میں سحر سے متعلق وارد آیتوں ،نیزقل یاایھاالکافرون،قل ھواللہ احد،قل اعوذبرب الفلق،اورقل اعوذبرب الناس وغیرہ پڑھ کردم کیا جائے،مستحب یہ ہے کہ آخرالذکرتین سورتیں درج ذیل صحیح ومشہور دعاکے ساتھ ساتھ تین تین بارپڑھی جائیں،جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مریضوں کے علاج کےلیے اپنی دعا میں پڑھا کرتے تھے،اوروہ دعایہ ہے :

"اللَّهُمَّ أَذْهِبِ البَأْسَ رَبَّ النَّاسِ ، وَاشْفِ فَأَنْتَ الشَّافِي ، لاَ شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا"

''اے اللہ!لوگوں کے مالک ،توبیماری دورکردے اورشفا دیدے ،توہی شفادینے والا ہے ،تیرے شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ،ایسی شفا جو کوئی بیماری نہ چھوڑے ۔''

نیزوہ دعاپڑھے جس کے ذریعہ جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پردم کیاتھا،اوروہ دعا یہ ہے :

"بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْعَيْنِ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ"

''اللہ کے نام کے ساتھ میں تم پردم کرتاہوں ،اللہ تمھیں ہر تکلیف دہ چیز سے ،اورہر مخلوق کے شر سے یا حاسد کی بُری نظر سے شفادے ،اللہ کے نام کے ساتھ میں تم پردم کرتا ہوں ۔''

یہ دعااللہ کے حکم سے مفید ترین علاج ہے ۔

ایک علاج یہ بھی ہے کہ جس چیز کے بارے میں گمان ہوکہ اسی میں جادو کیا گیا ہے جیسے اون ،گرہ لگے ہوئے دھاگے ،اوراس کے علاوہ ہر وہ چیز جس میں جادو کیا جاسکتا ہے اسے ختم کردیاجائے،اور سحر زدہ شخص شرعی دعاؤں کا بھی اہتمام کرے ،مثلاً صبح اور شام تین تین مرتبہ اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ ہر مخلوق کے شر سے پناہ مانگے ،فجراور مغرب کی نمازوں کے بعدتین تین بار قل ھواللہ احد،قل اعوذبرب الفلق،اورقل اعوذبرب الناس پڑھے ،اورہر فرض نماز کے بعداور سونے کے وقت آیت الکرسی پڑھے ۔

اسی طرح صبح اورشام تین تین باریہ دعا بھی پڑھنا مستحب ہے :

"بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ"

''اللہ کے نام کے ساتھ (میں نے صبح اورشام کی) جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی نہ زمین میں اور نہ آسمان میں ،اوروہ سننے والا،جاننے والا ہے ۔''

یہ ساری دعائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ،ساتھ ہی وہ اللہ سے حسن ظن رکھے اوراس بات پر ایمان رکھے کہ یہ دعائیں اور دوائیں محض اسباب ہیں ،شفا دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے ،اللہ چاہے گا توان سے فائدہ پہنچائے گا،اورچاہے گا توانھیں بے اثر کردے گا،کیونکہ ہر چیز میں اس کی زبردست حکمت ہے ،وہ ہر چیز پر قادراور ہر چیز کا جاننے والا ہے ،وہ اگرکچھ دے توکوئی روکنے والا نہیں ،اورجوروک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ،اورجو فیصلہ کردے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ،اسی کی بادشاہت ہے اوراسی کےلیے تعریف ،اوروہی ہر چیز پر قادرہے ،اورتوفیق دینا اسی کا کام ہے ۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ:59

محدث فتویٰ